UOCHJRS, ISSN: 2616-6496, Vol. 3 | Issue 2 |Jan-June 2020
DOI: ***10.33195/uochjrs-v3i22022020***

خیبر پختونخوا کی مطلقہ خواتین کے معاشی اور معاشرتی حالات کا اسلامی تعلیمات کی روشنی میں تجزیاتی مطالعہ

An Analytical Study from Islamic Perspective of the Economic and Social Conditions of Divorced Women in Khyber Pakhtunkhwa

Shumaila Rafique
Ph.D Research Scholar, Department of Islamic Studies, SBBUW, Peshawar, PÉkistÉn
Email:

Dr. Naseem Akhtar
Assistant Professor, Department of Islamic Studies, SBBUW, Peshawar, PÉkistÉn
Email: khtr_nsm@yahoo.com

Abstract:
In Islamic society, many different categories of relationships were made among human beings to recognize each other, the most important category among them is divorced women. In Islamic teachings, it is commanded to adopt a positive attitude in all the circumstances which are related to human life. In particular, Islam forbids bad and cruel treatment with women. If we have a close look at history, we found some incredible situations about women such as a woman was considered less than animals, she was burnt alive with her dead husband, she was deprived her fundamental rights, even she could not take the inheritance. This was the law of the world, which was made concerning a weak (physically weak) woman because in the sight of a man she was less than cattle. If we talk about Islam it is a religion of peace and harmony, it gives honour and respect to a woman as a mother, a sister, a wife and a daughter as compared to other religions in society. It is a fact that with the passage of time we are ignoring the teachings of Islam and we are going towards ignorant time period. In the contemporary arena, there are many cases of deprivation to the economically and socially of a divorced woman, whose we can see, hear and read through the different sources as TV, newspapers and in real conditions. Especially divorced women of Khyber Pakhtunkhwa (KPK) are facing economic and social issues in male dominant society. After divorce, they are deprived of their economic and social rights in society. There is a

dire need that the economic and social issues of divorced women must be solved in society, then they would be able to spend their lives with calm in society. This article is written in this context.

Keywords: *Divorced woman, Islamic teachings, Khyber Pakhtunkhwa (KPK), economic*

تعارفِ موضوع: لغوی واصطلاحی بحث

لفظ "الطَلاقُ " کے معنی کسی بندھن سے آزاد کرنے کے ہیں "۔ اور محاورہ کے طور پر ان الفاظ میں آزادی کا ذکر ہوا ہے "**اَطلَقتُ البَعِيرُمِنَ عِقَالِه وطَلَقتُه**" میں نے اونٹ کی رسی سے آزاد کیا اور وہ آزاد ہوا۔ "**طَالِقُ وطَلَقٌ**" وہ اونٹ جو مقید نہ ہو اس سے خلیتھا کی طرح طلقت المرءۃ کا محاورہ مستعار ہے یعنی میں نے اپنی عورت کو نکاح کے بندھن سے آزاد کر دیا ایسی عورت کو طالق کہا جاتا ہے۔[1] امام سرخسی [2] نے طلاق کے لغوی معنی " ازالۃالقید " کے لکھے ہیں یعنی قید سے رہائی اور چھٹکارہ اس کا مادہ "طلق " ہے جس کے لئے لفظ " رہائی " بھی استعمال ہوتا ہے۔[3] جبکہ طلاق کے لغوی معنی "طَلَاق يُدُه بِخَيرٍ یعنی بھلائی کے لیے ہاتھ کھولنا ہے۔[4] اسی طرح مطلقہ کے لئے لغت میں "المطلقۃ" طلاق دی ہوئی عورت " کے الفاظ استعمال ہوتے ہیں [5] اور مطلقہ کا لغوی مطلب بھی یہی نکلتا ہے کہ " طلاق دی ہوئی عورت " ۔ [6] لفظ طلاق کے نام سے قرآن مجید میں ایک سورت ہے جو کہ ترتیب نزولی کے لحاظ سے ننانوے (99) پر ہے اس سورت میں طلاق کے احکام تفصیلاً پہلی مرتبہ بیان ہوئے ہیں جب طلاق کے معاملے میں لوگوں سے غلطیاں ہونے لگیں اور یوں معاشرے میں بہت سی برائیاں اور مسائل پیدا ہوئے۔ اسی مسائل اور مشکلات کے حل کے لیے اللہ سبحان و تعالی نے مسلمانوں پر اپنے انعامات کا نزول سورۃ الطلاق کی شکل میں نازل فرمایا۔ اس کے علاوہ قرآن مجید میں سورۃ البقرہ آیت نمبر دوسو تیں (230) سے لے کر دوسو چھتیس (236) تک طلاق کے حوالے سے احکامات بیان ہوئے ہیں اور مزید آیت نمبر دوسواکتالیس (241) تادوبیالیس (242) میں مطلقہ عورت کے متعلق احکامات بیان ہوئے ہیں اور ساتھ ہی سورۃ النساء میں بھی طلاق کا ذکر مذکور ہے۔[7]

(يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ)[8] ترجمہ: "اے نبی ﷺ! (مسلمانوں سے فرمادیں کہ) جب تم لوگ عورتوں کو طلاق دینے لگو تو عدت کے زمانے سے پہلے (طہر میں) طلاق دو اور عدت کا حساب رکھو"۔

صاحب رد المختار نے طلاق کی تعریف کچھ یوں کی ہے۔ "**هُوَ رَفْعُ قَيْدِ النِّكَاحِ فِی الْحَالِ وَالْمَالِ بِلَفْظٍ مَخْصُوصٍ**"[9] "طلاق فورا یا تاخیری اثر کے ساتھ مخصوص لفظ کے ذریعہ قید نکاح کو ختم کرنے کا نام ہے"۔[10] "فقہا کی اصطلاح میں نکاح کے ایک خاص عقد و معاہدہ کو (جو ایجاب و قبول کے ذریعہ زوجین کے مابین ہوا تھا) مخصوص الفاظ کے ذریعہ اٹھا دینے اور رشتہ نکاح کو ختم کر دینے کا نام طلاق ہے"۔[11] مولانا محمد یوسف تنولی کے نزدیک طلاق کی اصطلاح میں زوجین کی ایک دوسرے سے علیحدگی اور ازدواجی تعلق کا اختتام ہونا کسی سبب کی وجہ سے پھر اس جدائی اور علیحدگی کی دو قسمیں ہیں۔ ایک فسخ نکاح اور ایک طلاق۔ فسخ نکاح کی جدائی میں دو طریقے رائج ہیں۔ ایک تو یہ جدائی ہے جو کہ زوجین کی رضامندی سے ہو گی اسے خلع کہتے ہے۔ جبکہ اس کے علاوہ فسخ کا دوسرا طریقہ قاضی کے فیصلے کرنے سے ہوگا"۔[12] لفظ مطلقہ تطلیق سے مصدر ہے اسم مفعول کا صیغہ ہے جس کے معنی ہے طلاق دی ہوئی عورت، یعنی وہ عورت جس کو شوہر نے قیدِ نکاح سے آزاد کر دیا ہو"[13] مطلقہ سے مراد "طلاق یافتہ عورت "، مطلقہ ثلاث سے مراد "جس عورت کو تین طلاقیں دی گئی ہوں"، طلاق مغلظ سے مراد " عورت کو تین طلاقیں دینا" ہے۔[14]

UOCHJRS, ISSN: 2616-6496, Vol. 3 | Issue 2 |Jan-June 2020
DOI: ***10.33195/uochjrs-v3i22022020***

اس مقالے کو تین مباحث میں تقسیم کیا گیا ہے، نیز مقالہ کے آخر میں نتائج تحقیق کا بھی ذکر کیا گیا ہے:

مبحث اول میں زمانہ جاہلیت میں طلاق کا تصور بیان کیا گیا ہے۔

مبحث دوم میں عورت سے متعلق قرآن وحدیث کے احکامات مطلقہ۔

مبحث سوم میں خیبر پختونخوا میں مطلقہ خواتین کے انٹر یوز۔

1۔ مبحث اول: زمانہ جاہلیت میں طلاق کا تصور

زمانہ جاہلیت میں معاشرے کے کسی بھی پہلو کو لیا جائے چاہے وہ سیاسی ہو یا معاشی انتہائی غیر مؤثر اور غیر معتدل تھا نہ ہی کوئی قانون تھا اور نہ ہی کوئی حدود وقیود کہ جس میں رہ کر انسان اپنی زندگی بہترین سانچے میں ڈھال سکتا اگر ان کے ہاں طلاق کے پہلو پر بات کی جائے تو بہت ہی برا سلوک عورتوں کے ساتھ کیا جاتا تھا طلاق کے بعد عورت کا نہ کوئی نان و نفقہ ہوتا نہ ہی عدت کا کوئی معاملہ طے پایا جاتا کہ جس میں عورت طلاق کے بعد حیاء اور عزت کے ساتھ شوہر کے گھر میں ہی عدت گزارتی اور یا پھر کوئی ایسی جگہ جہاں عورت رہتی اور معاشرہ بھی اس کو اچھی نگاہ سے دیکھتا جبکہ طلاق کے بعد عورت کو اور بھی اذیت کی زندگی گزارنی پڑتی لہذا قید وبند کی زندگی گزارنا اس عورت کی مجبوری بن جاتی ،اولاد سے محرومی اور حقوق سے محرومیوں کا سامنا کرنا پڑتا غلامی کی زنجیروں میں جکڑی جاتی یہ تمام ظلم وستم زمانہ جاہلیت اور غیر اسلامی ممالک تک محدود رہ گئے اسلام کے عظیم انقلاب کے بعد ان تمام باطل اور فرسودہ رسومات کا خاتمہ بالخیر ہوا۔ دنیا میں موجود مختلف ممالک کے قانون طلاق اور طریقہ کار پر نظر ثانی کی جائے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ سوائے عورت کی حق تلفی، ظلم وستم اور ذلت ورسوائی کے اور کچھ نہیں ہے۔ جبکہ اسلام نے سولہ (1400) سو سال پہلے ہی تمام انسانوں کو اس جہالت کے دور سے نکال کر روشنیوں میں لاکھڑا کیا ان نام ونہاد ممالک کے قوانین کے مقابلے میں اسلامی قانون نکاح اور طلاق میں توازن ، عدل وانصاف ، رواداری ، اخلاق وعصمت کی محافظت اور طلاق کے بعد حقوق کی پاسداری کا مکمل طور پر خیال رکھا گیا ہے جو کہ مسلمان خواتین کے لیے ایک بڑی نعمت اور رحمت ہے کیونکہ عدت ، نان و نفقہ کی سخت تاکید کی ہے، تاکہ عورت مطلقہ ہونے کے بعد ذلت ورسوائی کا شکار نہ ہوسکے اسلام نے ہمدردی اور خیر خواہی کا بہترین ثبوت دیا۔ جن کی کسی معاشرہ اور مذاہب میں نظیر نہیں ملتی۔

2۔ مبحث دوم: مطلقہ عورت سے متعلق قرآن وحدیث کے احکامات

قرآن مجید میں طلاق کے متعلق ارشاد ہے۔(**یَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ**)[15] ترجمہ: "اے نبی ﷺ ! (مسلمانوں سے فرمادیں کہ) جب تم لوگ عورتوں کو طلاق دینے لگو تو عدت کے زمانے سے پہلے (طہر میں) طلاق دو اور عدت کا حساب رکھو"۔ ایک اور جگہ ارشاد ہوا ہے۔ (**يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنَاتِ ثُمَّ طَلَّقْتُمُوهُنَّ**)[16] ترجمہ: "اے لوگو جو ایمان لائے ہو! جب تم مومن عورتوں سے نکاح کرو۔ پھر انھیں طلاق دے دو"۔(**الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ**)[17] ترجمہ: "یہ طلاق (رجعی) دو بار ہے، پھر یا اسے تو اچھے طریقے سے رکھ لینا یا نیکی کے ساتھ چھوڑ دینا"۔قرآن میں ایک اور جگہ ارشاد ہوا ہے: (**وَلَا يَحِلُّ لَكُمْ أَنْ تَأْخُذُوا مِمَّا آتَيْتُمُوهُنَّ شَيْئًا**)[18]ترجمہ: "یعنی تمہارے لیے حلال نہیں کہ طلاق کے معاوضہ میں ان سے اپنا دیا ہوا مال اور مہر واپس لیں"۔

طلاق کے بارے میں رسول پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: (**وأخرج أبو داود، وَابن ماجه والحاكم والبيهقي عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ مِنْ أَبْغَضِ الْحَلَالِ إِلَى اللهِ الطَّلَاقَ"رخرج ابوداوکر درین ماجر والحاکم وابیهقی**)[19]ترجمہ: "حضرت عبداللہ ابن عمر سے منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ حلال چیزوں میں سب سے زیادہ مبغوض اللہ کے نزدیک طلاق ہے"۔ ایک اور حدیث حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے

UOCHJRS, ISSN: 2616-6496, Vol. 3 | Issue 2 |Jan-June 2020
DOI: *10.33195/uochjrs-v3i22022020*

کہ: **(عَنْ ثَوْبَانَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَيُّمَا امْرَأَةٍ سَأَلَتْ زَوْجَهَا طَلَاقًا مِنْ غَيْرِ بَأْسٍ فَحَرَامٌ عَلَيْهَا رَائِحَةُ الْجَنَّةِ)**[20] ترجمہ: "حضرت ثوبان سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو عورت اپنے خاوند سے بغیر کسی وجہ کے طلاق کا مطالبہ کرے اس پر جنت کی خوشبو حرام ہے"۔

عورت کو بلا سبب خود طلاق نہیں مانگنی چاہیے۔ ان تمام باتوں سے شرعی طور پر یہی نقطہ نظر ظاہر ہوتا ہے کہ یہ فیصلہ حکمت سے خالی نہیں ہے کہ اسلام میں عورت کو طلاق کا اختیار کیوں نہیں دیا گیا اس کا سبب یہی ہے کہ عورت ناقص العقل، جلد بولنے والی، غصے کا شکار اور جلد باز ہوتی ہے جس کی وجہ سے شریعت نے عورت کو طلاق کا اختیار نہیں دیا ورنہ ایسے بہت سے گھرانے ہوتے جو اجڑے ہوئے ملتے اور ہمارا اسلامی معاشرہ بھی مغربی ممالک جیسے جرائم میں مبتلا ہوتا اور تباہی کے دہانے پر ہوتا صرف اس ایک بات پر کہ انہوں نے عورت کو حق طلاق کی آزادی دی ہے۔ اس تحقیقی مقالہ میں خیبر پختونخوا کی مطلقہ خواتین کے معاشی اور معاشرتی مسائل کا جائزہ اسلامی تعلیمات اور مطلقہ خواتین کے انٹرویوز کی روشنی میں لیا گیا ہے۔ جسے ذیل میں تفصیلاً بیان کیا جاتا ہے۔

3۔ مبحث سوم: خیبر پختونخوا کا مختصر تعارفی جائزہ اور مطلقہ خواتین کے انٹرویوز

صوبہ خیبر پختونخوا کو تاریخی لحاظ سے بڑی اہمیت حاصل ہے۔ یہ صوبہ 1901ء میں قائم ہوا اُس وقت اس کا نام سرحد تھا۔ اس کا صدر مقام پشاور ہے۔ اس طرح اٹھارویں ترمیم کے مطابق پارلیمنٹ میں اس کا نیا نام پیش کیا گیا جو کہ 2010ء میں خیبر پختونخوا کے نام سے تسلیم کیا گیا[21]۔ اس مقالہ میں خیبر پختونخوا کی مطلقہ خواتین سے ان کے معاشی اور معاشرتی مسائل سے متعلق جو سوالات کئے گئے انہیں اور مطلقہ خواتین کے انٹرویوز ذیل میں بیان کیئے جاتے ہیں۔

سوالات کی تفصیل

1۔ کیا مطلقہ کو نان ونفقہ دوران عدت دیا گیا ہے؟

2۔ کیا ان مطلقہ سے دوبارہ نکاح کی کوئی صورت/ بندوبست کیا گیا ہے؟

3۔ طلاق کا طریقہ کار کیا تھا؟

4۔ کیا طلاق یکبارگی دی گئی یا اسلامی طریقے سے دی گئی؟

5۔ طلاق کے بعد خاندان، رشتہ داروں اور لوگوں کا رویہ کیسا ہے؟

6۔ مطلقہ بچوں کی پرورش کے اخراجات کیسے برداشت کر رہی ہے؟

مطلقہ خواتین کے انٹرویوز ان کی زبانی قلم بند کئے گئے تاکہ معلوم ہو سکے کہ پاکستانی معاشرہ اور خاص کر خیبر پختونخوا میں ان خواتین کے ساتھ کس قسم کا سلوک کیا جاتا ہے۔

طلاق دے تو رہے ہو عتاب وقہر کے ساتھ
میرا شباب بھی لوٹا دو میرے مہر کے ساتھ [22]

صوابی کی مطلقہ خواتین کے انٹرویوز

ظلِ ہما نامی مطلقہ نے دورانِ انٹرویو بتایا کہ شادی سے پہلے والدین کے گھر میں زندگی کا ہر پہلو اچھا گزرا نہ کوئی معاشی مسئلہ تھا اور نہ ہی معاشرتی پریشانی۔ لیکن جب شادی ہو گئی تو کچھ عرصہ گھریلو حالات اچھے رہے مگر پھر رفتہ رفتہ حالات بدلنا شروع ہوئے اور یوں تین سال کا عرصہ شوہر کے ظلم وستم برداشت کرتے گزر گیا اور بالآخر طلاق ہو گئی طلاق کے بعد مطلقہ نے عدت پوری کی مطلقہ کے دو بچے ہیں۔ جس میں بیٹا سسرال والوں کے پاس ہے جب کہ بیٹی ظلِ ہما کے پاس ہے کوئی ذریعہ معاش نہیں ہے۔ بیٹی کی پرورش اور

UOCHJRS, ISSN: 2616-6496, Vol. 3 | Issue 2 |Jan-June 2020
DOI: ***10.33195/uochjrs-v3i22022020***

اچھے مستقبل کی خاطر وہ خود ملازمت کر رہی ہے کیونکہ وہ دوسری شادی نہیں کرنا چاہتی ان کا کہنا ہے کہ پہلے شوہر کے معاملے میں نصیب اچھا نہیں تھا للذا دوسری شادی کرکے خود کو دوبارہ آزمائش میں نہیں ڈالنا چاہتی مزید بتایا کہ ان کے ساتھ ان کے میکے والوں کا رویہ فی الحال ٹھیک ہے کیونکہ اس نے کسی پر معاشی بوجھ نہیں ڈالا اور وہ خود کما رہی ہے جبکہ بعد کے حالات کا کچھ پتہ نہیں۔[23] شہناز سعید کا کیس بھی کچھ اس نوعیت کا تھا کہ شادی سے پہلے کسمپرسی کی زندگی گزاری تھی اور معاشی مسائل سے دوچار تھی جبکہ شادی کے بعد سسرال والوں کے ظلم و ستم کا نشانہ بنی اس نے ظلم وزیادتی کو برداشت کرنے کی جو وجوہات بتائیں ان میں ایک وجہ یہ بھی تھی کہ والدین نے شادی کے وقت قرض لے کر شادی کرائی تھی اس قرض کا بوجھ اس کی طلاق کے وقت بھی اس کے والدین کے کندھوں پر تھا اور دوسری وجہ ان کی غربت تھی ،اس نے مزید بتایا کہ اسے طلاق نامہ تحریری صورت میں ملا۔ للذا اس نے شریعت کے مطابق عدت پوری کی، لیکن طلاق کے بعد اسے حق مہر کی رقم نہیں دی گئی۔[24]

چارسدہ کی مطلقہ خواتین کے انٹرویوز

چارسدہ کی رہنے والی مہناز نے اپنی زندگی کی روداد کچھ اس طرح بیان کی کہ شادی سے پہلے جب وہ والدین کے گھر تھی تو وہ ایک اچھی زندگی گزار رہی تھی لیکن شادی کے بعد حالات یکسر تبدیل ہوگئے ظلم وزیادتیاں شروع ہوئیں اور نوبت طلاق تک پہنچ گئی طلاق کی ایک بڑی وجہ یہ بھی تھی کہ اس کی شادی وٹہ سٹہ کی شادی تھی۔اس کے شوہر نے تین پتھر ہاتھ میں تھما کر تین مرتبہ اٹھائے اور طلاق دے کر والدین کے گھر رخصت کردیا۔ اس نے عدت والدین کے گھر پوری کی۔ شوہر کی جانب سے نان و نفقہ نہیں دیا گیا۔ طلاق کے بعد مطلقہ مہناز سے اس کا بچہ بھی سسرال والوں نے چھین لیا۔ مطلقہ سے جب اسکے میکے والوں کے رویہ سے متعلق پوچھا گیا تو اس نے بتایا کہ اس کا سگا بھائی طلاق کے بعد اس کی خبر گیری نہیں کرتا اور اسے دنیا کے رحم و کرم پر چھوڑا ہوا ہے تو غیروں سے کیا شکوہ۔ مہناز اپنے بوڑھے والدین کے ساتھ رہائش پذیر ہے اور مشکلات کا سامنا کر رہی ہے۔[25] اسی طرح کا دوسرا کیس چارسدہ کی مقیم روزی گل بی بی کا ہے جس نے شادی سے پہلے کی زندگی کو خوش نصیبی کی علامت قرار دیا اور شادی کے بعد کی زندگی سے متعلق انہوں نے اپنے خیالات کا اظہار کچھ اس طرح کیا کہ شروع کے دنوں کو بہتر کہا لیکن جوں جوں وقت گزرتا گیا ظلم و ستم میں اضافہ ہوتا گیا طلاق کی وجوہات میں انہوں نے ایک وجہ یہ بتائی کہ شوہر نے پہلے بھی ایک شادی کر رکھی تھی اور روزی گل کو قطعاً اس بات کا علم نہیں تھا۔ جب ظلم و ستم میں اضافہ ہوا تو بالآخر مجبور ہو کر خلع کا مطالبہ کرلیا اور یوں شوہر نے جج کے سامنے طلاق کا اقرار کرکے ازدواجی زندگی سے آزاد کردیا۔ اس انٹرویو سے کچھ روز قبل ہی روزی گل کی عدت مکمل ہوئی اور اب روزی گل تنِ تنہا زندگی گزار رہی ہے اور اسے مختلف مشکلات کا سامنا ہے جیسا کہ معاشرہ میں ایک بے سہارا اور مجبور خواتین کو ہوتا ہے۔[26]

مردان کی مطلقہ خواتین کے انٹرویوز

سلمیٰ بیگم کی شادی بھی رسم و رواج کے مطابق ان کے والدین کی رضامندی سے طے ہوئی ہے۔ شادی سے پہلے کی زندگی اچھی تھی بہ نسبت شادی کے بعد کی۔ شادی کے بعد بے شمار معاشی اور معاشرتی مسائل کا سامنا کرنا پڑا۔ سب سے بڑا مسئلہ سسرال والوں کی ظلم وزیادتی تھی غربت اور ظلم وزیادتی برداشت کرنے کے باوجود بھی نوبت طلاق تک پہنچ گئی اور بے اولادی کی بناء پر ساس کے کہنے پر شوہر نے طلاق دے دی اور والدین کے گھر بھیج دیا اُسے نان و نفقہ نہیں دیا گیا۔ کچھ عرصہ بعد مطلقہ کے والدین کے گھر تحریری طلاق بھیج دی گئی۔ مطلقہ نے شریعت کے تقاضوں کو مدِ نظر رکھتے ہوئے عدت پوری کی۔ دوسری شادی کو مطلقہ نے تقدیر کے فیصلے پر چھوڑا ہے اس نے یہ بھی کہا کہ معاشرہ کی صورتِ حال کی وجہ سے گھر سے باہر مزدوری کے لئے نہیں جا سکتی کیونکہ ایک مجبور اور لاچار عورت کی مجبوری سے فائدہ اٹھایا جاتا ہے اس لئے وہ خیرات پر گزارہ کر رہی ہے تاکہ مردوں کی میلی نگاہوں سے محفوظ رہے[27]

UOCHJRS, ISSN: 2616-6496, Vol. 3 | Issue 2 |Jan-June 2020
DOI: ***10.33195/uochjrs-v3i22022020***

فریدہ بیگم نے اپنی حالاتِ زندگی کچھ اس انداز میں بتائی کہ شادی کے شروع کے دنوں میں شوہر کی اصلیت سامنے آنے لگی۔ وہ ایک دھوکے باز انسان تھا۔ غلط کاموں میں ملوث تھا مطلقہ نے ممکنہ حد تک شوہر کی زیادتیوں کو برداشت کیا مگر شوہر نے خود ہی طلاق دے دی یہ سوچ کر کہ یہ تو بہت ڈھیٹ عورت ہے اتنا ظلم اور مارپیٹ کے باوجود بھی گھر سے نہیں نکل رہی ہے ، شوہر نے ایک اور شادی کر رکھی تھی اُس بیوی کے کہنے پر طلاق دے دی اور طلاق کا جو طریقہ کار اپنایا گیا اس کے تحت حجرے میں مردوں کے سامنے طلاق دی اور ساتھ میں لسانی طور پر یکبارگی دی گئی۔ اس نے عدت اپنے والدین کے گھر پوری کی۔ معاشی طور پر نان نفقہ اور مہر نہیں دیا گیا یہاں تک کہ جہیز بھی واپس نہیں دیا اور اس پر قبضہ کر لیا، فریدہ نے دوسری شادی سے متعلق بتایا کہ خاندان میں دوسری شادی کا رواج نہیں ہے اگر وہ دوسری شادی کرے گی تو یہ بات خاندان والوں کو ناگوار گزرے گی اس لئے اب وہ ساری زندگی مطلقہ کی حیثیت سے گزارے گی.[28]

نوشہرہ کی مطلقہ خاتون کا انٹرویو

مطلقہ نثار اختر کی شادی سولہ سال کی عمر میں طے پائی۔ایک بیوی ہونے کے ناطہ انہیں اس کے شوہر نے شرعی حقوق سے محروم رکھا شوہر کے ناجائز تعلقات شوہر کی بھابھی کی چھوٹی بہن کے ساتھ تھے اور یہی لڑکی بعد میں طلاق کی وجہ بھی بنی۔ طلاق تحریری طور پر دی گئی نان و نفقہ ادا نہیں کیا گیا اس واقعہ کو گزرے تیس سال سے زیادہ کا عرصہ بیت چکا ہے۔ نثار اختر اپنی بہن کے ساتھ رہ رہی ہے اور گزر بسر کے لیے گھر پر ہی کپڑے بیچتی ہے۔جب مطلقہ سے دوسری شادی کے متعلق پوچھا گیا کہ اس نے دوسری شادی کیوں نہیں کی تو اس کا جواب تھا کہ جب ایک شوہر نے دھوکہ دیا تو تمام مردوں پر سے اعتبار اٹھ گیا اور دوسری شادی کا فیصلہ نہ کر پائی۔[29]

اکوڑہ خٹک کی مطلقہ خواتین کے انٹرویوز

جب اکوڑہ خٹک کی رفعیہ ندیم اور صفیہ ندیم کے حالاتِ زندگی کے بارے میں معلومات اکھٹی کی گئیں تو پتا چلا کہ دونوں بہنوں کی شادی ایک ہی گھر میں ہوئی اور دونوں کو ہی طلاق ہوئی دونوں بہنیں اولاد کی نعمت سے محروم تھیں۔ صفیہ کو طلاق اس وجہ سے دی گئی کہ وہ نفسیاتی مریضہ تھی جب کہ دوسری بہن کو طلاق بچوں کے نہ ہونے کی وجہ سے دی گئی۔[30]

UOCHJRS, ISSN: 2616-6496, Vol. 3 | Issue 2 |Jan-June 2020
DOI: ***10.33195/uochjrs-v3i22022020***

دیر کی مطلقہ خاتون کا انٹرویو

تاج بی بی کی زندگی شادی سے قبل بہت تنگ دستی میں گزری اس لئے اس نے شادی سے متعلق بہت سے سپنے سجائے ہوئے تھے ان کے سسرالی اخلاقی لحاظ سے بہت اچھے تھے۔ طلاق کے بعد بھی سسرال والوں کے ساتھ مطلقہ کے روابط ہیں جب کہ اصل مسئلہ ان کے شوہر کا تھا۔ شوہر بداخلاق تھا۔ ایک شادی پر اُس نے اکتفانہ کیا لڑکیوں کو سپلائی کرنے کا گھناؤنا کاروبار کرتا تھا اور اس سلسلے میں وہ دبئی بھی جایا کرتا تھا۔ تاج بی بی کے شوہر نے ایک اور شادی کر رکھی تھی اس نے ایک یا دو بیویوں پر اکتفانہ کیا بلکہ یکے بعد دیگرے پانچ شادیاں کیں آج کل وہ جس عورت کے ساتھ رہ رہا ہے وہ اس کی پانچویں بیوی ہے۔ مار پیٹ اور ظلم وزیادتی سے تنگ آکر تاج بی بی نے عدالت سے خلع کے لیے رجوع کیا۔ علیحدگی کی صورت میں جہیز واپس نہ کیا گیا، عدت والدین کے گھر پوری کی۔ تاج بی بی کے چار بچے ہیں جو کہ مطلقہ ہی کے پاس ہیں۔ مطلقہ کے پاس ان بچوں کو پالنے کے لیے کوئی ذریعہ آمدنی نہ تھا اس لیے وہ فاٹا سیکرٹریٹ پشاور میں چپڑاسی کی نوکری کرکے اپنا اور اپنے بچوں کی کفالت کی ذمہ داری پوری کر رہی ہے۔[31]

بنوں: بنوں میں جب مطلقہ خواتین کے انٹرویوز لینے کی کوشش کی گئی تو وہاں پر مطلقہ خواتین کا ملنا دشوار تھا۔ کیوں کہ وہاں رسم ورواج کی پابندی سختی سے کی جاتی ہے۔ اس لیے بنوں کی عدالت کے ایڈوکیٹ (ناصر خان) سے بنوں کی مطلقہ خواتین کے متعلق معلومات حاصل کی گئیں جو کہ ذیل میں دی جاتی ہیں۔

بنوں کے مطلقہ خواتین کے انٹرویوز

مطلقہ نورین بی بی جس کے سابقہ شوہر کا نام عمر علی تھا نے بنوں فیملی کورٹ میں اپنے حق کے لئے مقدمہ دائر کیا۔ نورین کے شوہر نے اسے ظلم کا نشانہ بنایا اور گھر سے بھی نکال دیا اس کے تمام زیورات اور جہیز وغیرہ بھی چھین لیا اس پر مطلقہ نورین نے عدالت میں اپنے نان نفقہ اور خرچ وغیرہ کے لیے مقدمہ دائر کیا جس کی بناء پر کچھ عرصہ بعد بذریعہ عدالت نکاح فسخ کرایا گیا۔[32] زینب بی بی کا معاملہ خلع کا تھا اس خلع کی وجہ یہ تھی کہ اس کے باپ نے اس کی شادی عمر رسیدہ شخص کے ساتھ بغیر پوچھے طے کردی تھی کیونکہ دولھے نے سترہ تولے سونا لڑکی کے لیے بنوایا تھا اور والد خود اس کو ہڑپنا چاہتا تھا اس کے عوض اُس نے بیٹی کی شادی کرائی، زینب بی بی نے عدالت سے خلع کے لیے رجوع کیا تو عدالت نے خلع کے ذریعے فسخ نکاح کرادیا اور اس کے بدلے جو زیورات والد نے اپنے پاس ہڑپنے کے لیے رکھے تھے وہ عوض خلع کے زینب بی بی کے شوہر کو واپس کردیئے گئے۔

وکیل صاحب نے مذید مطلقہ خواتین کے بارے میں بتایا کہ دوران مقدمہ ایسی خواتین کا بہت سارا وقت اور پیسہ خرچ ہو جاتا ہے کیوں کہ عدالت سے انصاف ملنا آسان کام نہیں ہے اور عدالت مسائل کو حل کرنے میں کافی وقت لگا لیتی ہے۔ بنوں کی خواتین انصاف کے لیے عدالت تک بہت مشکل سے پہنچتی ہیں کیوں کہ یہاں کی خواتین رسم ورواج کی زنجیروں میں جکڑی ہوئی ہیں۔ جن کو انصاف بہت مشکل سے ملتا ہے۔ اس لیے گورنمنٹ کو سستا اور ارزاں انصاف کی فراہمی کو ممکن بنانا چاہیے تاکہ غریب خواتین کو بروقت اور سستا انصاف مل سکے۔[33]

پشاور کی مطلقہ خواتین کے انٹرویوز

جب مدیحہ سے انٹرویو کے دوران سوالات پوچھے گئے تو انہوں نے بتایا۔ کہ شادی سے پہلے اُن کی زندگی خوش حال تھی جب ان کے سسرالی رشتہ لینے کے لیے آئے تو انہوں نے اپنے بیٹے کی بہت تعریف کی تھی کہ وہ بہت اچھا اور ایماندار شخص ہے لیکن جب شادی ہوئی تو پتا چلا کہ وہ انتہائی بے ایمان آدمی تھا۔ کام کاج نہیں کرتا تھا سارا دن گھر میں ہی رہتا تھا یہ سلسلہ کافی عرصہ تک چلتا رہا بالآخر نوبت مار پیٹ اور گالی گلوچ تک آئی۔ اس کے بعد مدیحہ اپنے والدین کے گھر آگئی کیونکہ وہ بہت دل برداشتہ ہو چکی تھی جب مدیحہ گھر آئی تو اُس نے خودکشی کی بھی کوشش کی۔ مگر اللہ نے اسے حرام موت مرنے سے بچالیا۔ اس کے بعد مطلقہ نے اپنے سابقہ شوہر

UOCHJRS, ISSN: 2616-6496, Vol. 3 | Issue 2 |Jan-June 2020
DOI: ***10.33195/uochjrs-v3i22022020***

سے خلع لیا۔ خلع بچوں کے عوض دیا گیا مطلقہ نے عدت پوری کی، مدیحہ اپنی والدہ کے ساتھ رہ رہی ہے۔ گزر بسر کے لیے لوگوں کے کپڑے سیتی ہے، انہوں نے بتایا کہ دوسری شادی کا تاحال کوئی ارادہ نہیں خلع کو تین سال ہو چکے ہیں۔[34] صائمہ نے اپنی حالاتِ زندگی کچھ اس طرح بتائی کہ شادی سے پہلے وہ ایک اچھی اور خوشحال زندگی گزار رہی تھی جبکہ شادی کے بعد صرف مسائل ہی دیکھنے کو ملے۔ مطلقہ نے بتایا کہ اُس کا سابقہ شوہر چھ شادیاں کر چکا تھا، جس کا انکشاف شادی کے بعد ہوا۔ ہر شادی سے شجاعت علی کا مقصد صرف پہلی بیوی کے بچوں کی پرورش اور خدمت تھی۔ پہلی بیوی سے اُس کے تین بچے تھے اور پہلی بیوی اُس سے خلع لے چکی تھی۔ ہر بیوی سے وہ اپنے بچوں کی پرورش اور خدمت کراتا جو بیوی اس امتحان پر پوری نہ اُترتی تو اسے طلاق دے دیتا تھا۔ نان و نفقہ اور مہر نہ دیتا تھا، شجاعت علی نے صائمہ کو تمام شرعی حقوق سے محروم رکھا ہوا تھا وہ صرف بچوں کی خدمت کر رہی تھی۔ صائمہ کا کہنا ہے کہ اس کے ساتھ بھی ایسا ہی ہوا اور شادی کے چھ ماہ بعد اُسے شجاعت علی نے تحریری طور طلاق نامہ بھجوایا۔ مطلقہ کی کوئی اولاد نہیں ہے۔ بوڑھے والد کے ساتھ زندگی گزار رہی ہے۔ صائمہ کو اس کا جہیز واپس نہیں ملا۔ صائمہ کے والد بیمار ہیں اور اُس کا پرسانِ حال کوئی انہیں، طلاق کو دو سال کا عرصہ گزر چکا ہے۔[35]

خیبر ایجنسی کی مطلقہ خواتین کے انٹرویوز

خیبر ایجنسی کی نور الھدیٰ نے بتایا کہ اس کی شادی سے پہلے کی زندگی اچھی گزر رہی تھی نور الھدیٰ نے بہت دکھ اور افسوس کے ساتھ کہا کہ نہ تو شوہر نے ان کے ساتھ اچھا رویہ رکھا اور نہ بھائیوں نے ان کے ساتھ ہمدردانہ سلوک کیا۔ اس نے طلاق کی کئی وجوہات بیان کیں کہ میرا شوہر عیش پرست تھا۔ اچھے خاصے خاندان سے تعلق رکھنے کے باوجود کام کاج میں دلچسپی نہیں لیتا تھا بلکہ مفت خوری کی عادت پڑ چکی تھی۔ نور الھدیٰ نے مزید انکشاف کیا کہ سابقہ شوہر اُسے مجبور کرتا تھا کہ وہ لوگوں کے گھروں میں کام کاج کرکے پیسے لائے۔ گھر اور بچوں کا بوجھ وہ خود اٹھائے۔ رحیم شاہ مار پیٹ بھی کرتا تھا۔ بات بات پر طلاق دیتا تھا، نور الھدیٰ نے بتایا کہ اس کے شوہر نے اسے کئی طلاقیں دیں۔ آخری بار جب رحیم شاہ نے شام کے وقت تین پتھر اُس کے ساتھ طلاق کی نسبت سے پھینکے تو نور الھدیٰ کے صبر کا پیمانہ لبریز ہو گیا اور اُس نے یہ بات گھر والوں کو بتائی جس پر اُس کا شوہر مکر گیا۔ جب بات جرگہ کے سامنے لائی گئی تو جرگہ والوں نے میرے شوہر کے قسم پر اعتبار کیں اور کہنے لگے کہ رحیم شاہ نے طلاق نہیں دی اور مجھے رحیم شاہ کے ساتھ بھیج دیا گیا جرگے کے بزرگوں نے رحیم شاہ کو نصیحت کی تھی کہ بیوی کے ساتھ مناسب رویہ رکھو گے اور اُسے بیوی کے حیثیت سے تمام حقوق دو گے مگر بظاہر تو اُس نے حامی بھری لیکن اُس کا رویہ نہ بدلہ بلکہ پہلے سے زیادہ بدتر ہو گیا کچھ عرصہ کے بعد پھر تین پتھر طلاق کی نیت سے دے کر رخصت کر دیا۔ وہ والدین کے گھر آ گئی لیکن طلاق کی بات کو پوشیدہ رکھا گیا تاکہ معاشرہ میں بدنامی نہ ہو۔ لیکن اس کے ساتھ ہی مطلقہ نے عہد کیا کہ اب وہ رحیم شاہ کے ساتھ نہیں جائے گی لیکن کچھ عرصہ بعد رحیم شاہ پھر اپنی بات سے مکر گیا اور جامعہ دار الافتاء پشاور صدر کے علماء کے سامنے قسم کھائی کہ اُس نے طلاق نہیں دی۔ لہٰذا نہ چاہتے ہوئے اُسے پھر اُس لعنتی شخص کے ساتھ بھیج دیا گیا۔[36] دراصل ہمارے معاشرہ میں عورت ظلم و ستم کی چکی میں اس لیے پس رہی ہے کہ اس کی بات کا اعتبار نہیں کیا جاتا ہے۔ حالانکہ ہونا یہ چاہیے تھا کہ عورت کی بات پر اعتبار کرکے شوہر سے خلع لیا جاتا، نہ کہ اُسے حرام کاری پر مجبور کیا جاتا۔ یہاں یہ بات قابل ترجیح ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اگر مردوں کو حاکم بنایا ہے تو عورتوں کی فضیلت کو بھی نظر انداز نہیں کیا گیا ہے۔ اسلام میں تو عورتوں کو مردوں کے برابر حقوق دیئے گئے ہیں۔ **پسمنہ** نے شادی سے قبل کی زندگی کو خوشحال بتایا جبکہ شادی کے بعد کی زندگی مسائل سے گری ہوئی بتائی۔ طلاق کی کئی وجوہات بتائیں جیسا کہ شوہر نشئی تھا اچھے اور برے کی تمیز نہ رکھتا تھا۔ بداخلاق حد سے زیادہ تھا۔ مطلقہ کو مارا پیٹا کرتا تھا۔ اُس کے شوہر نے طلاق نشہ کی حالت میں دی اور تین مرتبہ طلاق کے الفاظ کہے۔ عدت والدین کے گھر پوری کی مطلقہ کے پانچ بچے ہیں سابقہ شوہر کچھ نہیں دیتا، بھائی محنت مزدوری کرکے لاتے ہیں بس اسی پر بچوں کی کفالت ہو رہی ہے۔ لوگ جینے نہیں

UOCHJRS, ISSN: 2616-6496, Vol. 3 | Issue 2 |Jan-June 2020
DOI: ***10.33195/uochjrs-v3i22022020***

دیتے طعنے دیتے ہیں کہ بچوں کی خاطر ظلم وزیادتی برداشت کرتی اور طلاق کی نوبت نہ آنے دیتی۔ دوسری شادی کے سوال پر پسمنہ نے کہا کہ آفریدی لوگ عورت کی دوسری شادی کو باعث عار سمجھتے ہیں اس لیے دوسری شادی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔[37]

بڑہ تل کے مطلقہ خواتین کے انٹرویوز

مطلقہ اخترہ نے شادی سے پہلے کی زندگی کو بہتر بتایا جب کہ شادی کے بعد کا دس سال کا عرصہ انتہائی مشکل گزار بتایا۔ اخترہ نے اپنی روداد کچھ اس انداز سے بتائی کہ بچے نہ تھے، سسرالیوں کا رویہ ٹھیک نہ تھا جس پر شوہر نے اخترہ کو طلاق دے دی۔ کچھ عرصہ کے بعد والدین نے دوسری شادی کرادی دوسرا شوہر اچھا انسان ہے، اس کے ساتھ خوشحال زندگی گزار رہی تھی کہ شوہر نے اپنی بہن کو کسی غیر مرد کے ساتھ دیکھ لیا اور اُس نے دونوں کو یعنی بہن اور غیر مرد کو قتل کر دیا۔ جس کی وجہ سے اُس کا شوہر دو سال سے جیل میں ہے۔ اخترہ نے مذید بتایا کہ اُس کے دو بچے ہیں اور وہ معاشی مسائل سے دوچار ہے، کرایہ کے گھر میں رہتی ہے۔ پرسانِ حال کوئی نہیں، محنت مزدوری کرکے اپنا اور اپنے بچوں کا پیٹ پالتی ہے۔[38] مطلقہ فضیلت بی بی کے شادی کے ابتدائی پانچ سال اچھے گزرے لیکن پھر حالات خراب ہونا شروع ہوئے کیوں کہ فضیلت بی بی متویر خان کو پسند نہ تھی۔ اس لیے شوہر نے فضیلت بی بی کو طلاق دے دی۔ اور خود وہ بیرون ملک چلاگیا۔ عدت سسرال میں پوری کی۔ مطلقہ کا کوئی پوچھنے والا نہیں اس لیے بیٹے کے ساتھ سابقہ سسرال ہی میں رہ رہی ہے۔۔ فضیلت بی بی نے مذید بتایا کہ اُس کا سابقہ شوہر مہینے میں پندرہ سو روپے بھیجتا ہے۔ یہ بہت قلیل رقم ہے اس لیے گزر بسر کے لیے محنت مزدوری کرتی ہے۔ دوسری شادی کا ان کا کوئی ارادہ نہیں ہے۔[39]

نتائج تحقیق

اگر اسلام کی رو سے دیکھا جائے تو اسلام دوسری شادی کی اجازت مرد اور عورت دونوں کو دیتا ہے۔ اس میں کوئی قباحت نہیں۔ اگر تاریخ کا تذکرہ کیا جائے تو بے شمار واقعات سامنے آتے ہیں جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے اپنی پھوپھی زاد بہن سے شادی کی تھی۔ جس کا نکاح حضرت زید بن حارثہ سے ہوا تھا۔ جو نبی کریم ﷺ کا منہ بولا بیٹا تھا۔ جب حضرت زید اور ان کی زوجہ کے مابین گزارہ نہ ہوسکا۔ تو حضرت زید نے طلاق دے دی۔ تو آپ ﷺ نے ایک مطلقہ خاتون سے نکاح کیا آپ ﷺ کا یہ اقدام تمام انسانوں کے لئے ایک عملی نمونہ تھا۔[40] جیسا کہ قرآن میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد مبارک ہے: **(لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ)**[41] ترجمہ: "یقیناً تمہارے لیے رسول اللہ میں عمدہ نمونہ موجود ہے"۔

تحقیق کے بعد مطلقہ خواتین کے جو مسائل سامنے آئے ہیں ان سے اندازہ ہوتا ہے کہ اب بھی خیبر پختونخوا کے بعض علاقوں میں عورت کو حقیر سمجھا جاتا ہے اور اس کے حقوق کی پامالی عام ہے کیونکہ اسے بے وقعت سمجھا جاتا ہے۔ مرد نے جب چاہا اپنا لیا اور جب چاہا چھوڑ دیا۔ حالانکہ اسلام میں عورتوں کو مردوں کے برابر حقوق دیئے گئے ہیں۔ ہمارا ملک اسلام کے نام پر وجود میں آیا لیکن افسوس کے یہاں پر اسلامی قانون رائج نہیں ہے۔ جس کی وجہ سے معاشرہ میں عورت کو کمتر اور حقیر جانا جاتا ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ عورتوں کو معاشرہ میں حقوق اور تحفظ دیا جائے اور خاص کر مطلقہ خواتین کے لیے ایسے ادارے قائم کیے جائیں جہاں انہیں ہنر سکھائے جائیں تاکہ بے بس اور کم پڑھی لکھی مطلقہ خواتین ہنر سیکھ کر اپنا معاشی بوجھ خود اٹھاسکیں اس کے علاوہ حکومت پاکستان کو ایسی خواتین کے لیے وظائف مقرر کرنے چاہیئں تاکہ وہ اپنا اور اپنے بچوں کا پیٹ پال سکیں اور معاشرہ میں باعزت زندگی گزار سکیں۔

حواشی وحوالہ جات

UOCHJRS, ISSN: 2616-6496, Vol. 3 | Issue 2 |Jan-June 2020
DOI: ***10.33195/uochjrs-v3i22022020***

[1]۔امام راغب اصفہانی، مفردات القرآن مترجم حضرت مولانا عبدہ فیروز پوری، شیخ شمس الحق، ن م الکتاب الطلاق، ج2، ص73

[2]۔امام سرخسی: ابوبکر محمد ابی سہل السرخسی کے ولادت بقول عبدالحئ لکھنوئی کے سرخس 400ء/1009ء میں ہوئی۔ 10 سال کی عمر میں والد کے ساتھ تجارت کے لیے بغداد آ گئے اور بعد ازاں بخارا شمس العلماء عبدالعزیز حلوانی یا حلوائی کے شاگرد رہے اور علوم و فنون میں ماہر رہے یہ مشہور فقیہ تھے اور فقہ میں بہت زیادہ مہارت حاصل تھی اور نامعلوم وجوہات کی بناء پر 12 سال جیل میں گزارے قید خانے میں ہی انہوں نے طلبہ سے امام محمد کی تالیف المبسوط السرخسی کی املا کروائی جو قاہرہ میں 27 جلدوں میں شائع کی۔ (سید محمود قاسم، اسلامی انسائیکلوپیڈیا، ص1028)

[3]۔شمس الدین ابوبکر محمد بن سبی سہل السرخسی، المبسوط للسرخسی، تحقیق خلیل محیی الدین المیس، دار والفکر بیروت۔لبنان، 2000ء، ج7، ص2

[4]۔لوئیس معلوب، المنجد، مترجم، مولانا عبدالحفیظ بلیاوی، مکتبہ ابوبکر قدوسی، 2017ء، ص518

[5]۔کیرانوی، وحیدالزمان قاسمی، مولانا، القاموس الوحید، کامل، کراچی، ادارہ اسلامیات کراچی، 2001ء، جلد اول، جلد دوم، ص1010

[6]۔الحاج مولوی فیروزالدین، فیروز الغات (اردو جدید)، مطبوعہ فیروز سنز پرائیویٹ لمیٹڈ، ظہیر سلام پرنٹر و پبلشر لاہور، ص688

[7]۔مولانا فتح محمد جالندھری، فتح الحمید ترجمہ قرآن مجید، اسلام آباد، شجاع سنز، سال اشاعت 2006ء دعوۃ اکیڈمی بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد، ص1342

[8]۔القرآن، الطلاق: 1

[9]۔محمد بکر اسماعیل، ڈاکٹر، ردالمختار علی الدر المختار شرح تنویر الابصار، کتاب الطلاق، الریاض، دار الکتب عالی، 2003ء، ج4، ص55

[10]۔ایضا، ج6، ص55

[11]۔مولانا مفتی محمد کوثر علی صاحب سبحانی مظاہری، خزینۃالفقہ فی مسائل الوقف، جامعہ الفلاح دار العلوم الاسلامیۃ، ناشر مکتبہ شیخ یونس، طباعت 2005ء، ص37

[12]۔استاذالدکتور وھبۃالزحیلی، الفقہ الاسلامی وادلتہ، کراچی، عامر شہزاد صاحب، دارولاشاعت اردو بازار، سن اشاعت 2012ء، باب الزوج والطلاق، ج9، ص،269، محولا بالا

[13]۔القاموس الوحید، کامل کراچی، ادارہ اسلامیات کراچی، 2001ء، جلد اول، جلد دوم، ص1010

[14]۔الفقہ اسلامی وادلتہ، ج9، ص43

[15]۔القرآن، الطلاق: 1

[16]۔القرآن: الحزاب: 49

[17]۔القرآن، البقرہ: 229

[18]۔القرآن، البقرہ: 229

[19]۔السیوطی، عبدالرحمٰن بن ابی بکر، الدر المنثور فی التفسیر بالماثور، مصر، تحقیق مرکز ھجر للبوث، دار ھجر، 1424ھ، 2003م، رقم الحدیث: 2178، ج5، ص69،

[20]۔الطبری، ابوجعفر محمد بن حریر (224-310)، جامع البیان فی تفسیر القرآن الطبری، محقق، مکتب تحقیق بدار الھجر، الناشر، دار ھجر، الطبہ اولی، ج26

[21]۔عثمان شاہ، صوبہ سرحد میں ادبی صحافت (1854ء تا 2007ء)، مراد علی، یونیورسٹی پبلشرز، افغان مارکیٹ قصہ خوانی پشاور، نومبر 2007ء، ص13 تا 14

[22]۔ساجد سجنی لکھنوی، رنگارنگ، اردو شاعری، بھوپال ہندوستان، ن م، ص217

UOCHJRS, ISSN: 2616-6496, Vol. 3 | Issue 2 |Jan-June 2020
DOI: ***10.33195/uochjrs-v3i22022020***

[23]۔ نام ظلہ ہما، عمر 33 سال، محلّہ سومہ خیل ٹوپی، ضلع صوابی، تاریخ 2018-04-28، وقت دوپہر 8 بجے۔

[24]۔ نام شہناز سعید، والدیت محمد سعید، محلّہ سومہ خیل، ٹوپی ضلع صوابی، تاریخ 2018-14-28 وقت 12 بجے

[25] نام مہناز، سابقہ خاوند سرتاج، محلّہ شیخان، رجڑ، تحصیل و ضلع چارسدہ، تاریخ 30-Oct-2018، وقت صبح 9 بجے

[26] نام روزی گل بی بی، والد لحاظ گل، محلّہ شیخان رجڑ، تحصیل و ضلع چارسدہ، مؤرخہ 3-Oct-2018، اوقات انٹرویو صبح 9 بجے سے دوپہر 9 بجے تک

[27]۔ نام سلمیٰ بیگم، سابقہ شوہر جبار، محلّہ ادب گھر باغیچہ ڈھیری، تحصیل ضلع مردان، مورخہ 2018۔12۔5، وقت 2 بجے

[28]۔ فریدہ، شوہر گل ولی، محلّہ کوخیل باغیچہ ڈھیری، تحصیل و ضلع مردان، بتاریخ 2018۔12۔5، وقت 2 تا 3 بجے

[29]۔ نثار اختر، عبدالجبار، ٹیٹارہ، ڈاکخانہ تاروجبہ، تحصیل و ضلع نوشہرہ، مورخہ 29/9/2018، وقت دوپہر 2 بجے

[30] مطلقہ رفعیہ، قریشی محلّہ، ضلع اکوڑہ خٹک، مورخہ 2019-04-23، 12 بجے دوپہر

[31]۔ تاج بی بی، ڈبگری ڈاکخانہ نمک منڈی، محلّہ افریدی پشاور، مؤرخہ 2019-03-22، اوقات کار شام 6 بجے۔

[32]۔ ایضاً۔

[33]-ایڈوکیٹ ناصر خان، فیملی کورٹ بنوں، 2018۔8۔28 وقت صبح 11 بجے۔

[34] مدیحہ، والد محمد خلیل بٹ، نوتھیہ چمبہ گلی پشاور کینٹ، تحصیل و ضلع پشاور، مورخہ 2019-04-11، وقت دوپہر ایک بجے

[35] صائمہ، سول کالونی پشاور، 2019-04-04، وقت عصر 4 بجے

[36]۔ نور الھدیٰ، والد غلام حیدر، سلور پلادے، سپاہ، غیبی خیل کاریگر گڑھی ڈاکخانہ باڑہ، ضلع خیبر ایجنسی، مورخہ 2019، جنوری، 20، اوقات کار صبح 10 بجے

[37] پسمنہ بی بی، شوہر عبدالسعید،، قمبر خیل، شیخ مل خیل فقیر آباد، ضلع باڑہ ایجنسی، مؤرخہ 19-01-06، وقت 12 بجے

[38] اخترہ، شوہر محمد جہانگیر، اکاشیر خیل کندے ایوب خیل جرندوکلے، شیر کلی ڈاکخانہ باڑہ، ضلع خیبر ایجنسی، مؤرخہ 19-05-03، اوقات 2 بجے صبح

[39]۔ نام فضیلت بی بی، شوہر متویر خان، گڑھی مدلی خیل، تحصیل و ضلع پشاور، 3/5/2019، 4 بجے

[40]۔ علامہ شبیر احمد عثمانی، تفسیر عثمانی مع اضافہ تفسیر عنوانات، اطہر پریس، فروری 2007ء، ج 3، ص 132

[41]۔ القرآن، الاحزاب: 21

@ 2017 by the author, Licensee University of Chitral, Journal of Religious Studies. This article is an open access article distributed under the terms and conditions of the Creative Commons Attribution (CC BY) (http://creativecommons.org/licenses/by/4.0/).